بلکہ یہ پسماندگان کا کام ہے کہ وہ اس ترکہ کو شریعت کے مطابق تقسیم کریں۔ بالفرض اگر دوسرے وارث ایسا کرنے پر راضی نہ ہوں تو آپ یہ کر سکتے ہیں کہ جو حصّہ شرعاً آپ کو پہنچتا ہو صرف اتنا ہی حصہ اپنے پاس رکھیں اور اس سے زائد جو کچھ ہو اس کو مناسب طریقے سے ان وارثوں میں بانٹ دیں جو اپنے شرعی حصے سے محروم رہ گئے ہوں۔

ہبہ کے بارے میں بھی یہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ آیا یہ ہبہ اس نیت سے تو نہ تھا کہ وراثت کو شریعت کے مطابق تقسیم ہونے سے روکا جائے۔ (ا۔م)

ریاست اور حکومت کا فرق

سوال:۔

پاکستان کے نظامِ حکومت کی شرعی پوزیشن (قراردادِ مقاصد کے زیرِ اثر) جو کچھ قرار پائی ہے، اس کے بارے میں اور ریاست و حکومت میں آپ جو فرق کرتے ہیں اُس کے بارے میں میرے دل میں کھٹک ہے۔ خود آپ ہی کے الفاظ نے اس مسئلہ کو میرے لئے پیچیدہ بنا دیا ہے۔ سٹیٹ کی تعریف آپ نے یوں کی ہے:۔

"لفظِ اسٹیٹ جس کا مترادف ہماری زبان میں ریاست کا لفظ ہے، علم السیاست کی اصطلاح میں اس نظام کو کہتے ہیں جو ایک متعین رقبۂ زمین میں رہنے والی آبادی کو قاہرانہ طاقت سے ضبط میں رکھتا ہو" (سیاسی کشمکش حصہ دوم ص ۱۰۰)

اگر اسٹیٹ سے مراد وہ نظام ہو جو قاہرانہ طاقت کے ذریعے نافذ ہو تو پھر سٹیٹ کی وفاداری کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہم اس مروجہ نظام کے وفادار ہیں جو اس وقت مشترکہ ایکٹ کے نام سے ہم پر مسلط ہے کیا اس قسم کی تفریق قرونِ اولیٰ میں بھی پائی گئی ہے؟

جواب:۔

ریاست اور حکومت کے فرق کو آپ مسجد اور متولی کی مثال سے بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ ایک محلے کے مسلمان

مثلاً اگر اپنی کسی عمارت کے متعلق فیصلہ کر لیں کہ اسے مسجد بنانا ہے اور اس غرض کے لئے اسے وقف کر دیں تو وہ مسجد بن جائے گی۔ اب اگر اس عمارت کی ساخت مسجد کے لئے مناسب نہیں ہے اور واقفین اسے مسجد کے طور پر تعمیر کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں تو جب تک اس کے طرزِ تعمیر میں عملاً تغیر نہ ہو وہ عمارت اپنی پہلی ہی ساخت پر رہے گی لیکن یہ صورتِ حال اس کو مسجد ہونے کے حکم سے خارج نہ کر دے گی۔ اس مسجد کا انتظام اہلِ محلہ جس متولی کے سپرد کر دیں گے وہ اس کے نظم و نسق کو چلائے گا۔ اب اگر وہ اپنی خود رائی سے اہلِ محلہ کے منشا کے خلاف اس مسجد میں ایسے کام کرنے لگے جو مسجد میں نہ ہونا چاہئیں، تو یہ کہنا صحیح نہ ہو گا کہ یہاں چونکہ مسجد کا سا کوئی کام نہیں ہو رہا ہے اس لئے یہ عمارت مسجد نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح یہ کہنا ہو گا کہ چونکہ یہ متولی اس عمارت میں آدابِ مسجد کے خلاف کام کر رہا ہے اس لئے یا تو اسے درست کرنا چاہئے یا ہٹا دینا چاہئے۔

علیٰ ہذا القیاس جب اس ملک کے باشندوں نے اپنی آئینی زبان سے اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ ان کی قومی ریاست الٰہی احکام و ہدایات کے تابع ہو گی تو یہ ایک اسلامی ریاست بن گئی، اور اس کی وفاداری ہم پر فرض ہو گئی۔ اگر اس کی ساخت ابھی تک ۱۹۳۵ء کے نقشے پر ہے تو یہ چیز اس کو اسلامی ریاست ہونے سے خارج نہیں کر دیتی، کیونکہ ہم اس کی ساخت بدلنے کا فیصلہ کر چکے ہیں، اور جب تک یہ فیصلہ عملی جامہ نہ پہنے سابق ساخت کا برقرار رہنا ایک عملی مجبوری ہے۔ مسجد کے متولی کی طرح اس ریاست کا انتظام کرنے والی حکومت اگر غلط طریقے سے انتظام کر رہی ہے تو اس کی وجہ سے ریاست کو غیر اسلامی قرار دینے کے بجائے ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ یہ حکومت ایک اسلامی ریاست کے انتظام کے لئے موزوں نہیں ہے، لہٰذا اس کو درست کرنا چاہئے یا بدل دینا چاہئے۔

(ا۔م)

(بقیہ اشارات) مختلف گروہوں کے لٹریچر پر نظر رکھتا ہے، خود ہی یہ دیکھ سکتا ہے کہ اپنی تنقید و تبلیغ میں ہمارا رویہ کیا رہا ہے اور ہمارے مخالفین نے جواب میں کس تہذیب و شرافت اور معقولیت کا ثبوت دیا ہے۔

یہاں تک ہم نے جماعت اسلامی کی تحریک، اس کے مقصد اور اس کی امتیازی خصوصیات پر گفتگو کی ہے۔ آگے چل کر ان صفحات میں ان شاء اللہ ہم ذرا تفصیل کے ساتھ یہ بتائیں گے کہ پچھلے اٹھارہ سال میں یہ تحریک کن مراحل سے گزرتی ہوئی آئی ہے۔